بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انقلابات پر ایک نظر

نہ تو عالمگیر تحریک قرآن کوئی سمی ادارہ اور تحریک ہے نہ ترجمان القرآن کا اجرا نام ونمود یا حلب منفعت کے لئے عمل میں آیا ہے اور نہ ہی مدیر ترجمان القرآن کے مقالات مضمون نگار بننے اور خالی صفحات کی خانہ پری کرنے کے لئے ہیں اس لئے بجا طور پر استحقاق حاصل ہے کہ ہر کوشش کے نتائج تلاش کئے جائیں اور پھر ایک مومن کی فراست سے کام لیا جائے۔

نفس مقصد پر پھر بحث ہوگی اس سے پہلے چند لفظوں میں ترجمان القرآن کے اجرا کی غرض کو ناظرین کرام ایک مرتبہ اور سُن لیں اور اس کے بعد اپنے دل و دماغ اور قلب و جگر کے ہر گوشہ کا جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ ہوا کا رخ کدھر ہے اور معاملہ کی رفتار کہاں تک پہنچی ہے۔ اس مختصر سے رسالہ کی خریداری اور مطالعہ نے کوئی خاص فائدہ پہونچایا یا نہیں۔ کوئی خاص امتیازی شان پیدا کی یا نہیں۔ کوئی خاص منزل متعین کی یا نہیں اور کسی خاص شاہ راہ پر لیکر چل پڑا یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو مسرت کی بات ہے۔ ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایک ناچیز بندے کی خدمات قبول فرمالیں اور اب کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے اندر وہ گروہ پیدا ہوگیا جس کی ضرورت تھی اور جس کی ایک عرصہ دراز سے عالم اسلام میں کیا روئے زمین پر کمی تھی قرآنی علم و عمل کے عام کرنے والے پیدا ہوگئے حکومت الٰہی کے خواستگار پیدا ہوگئے عبدیت الٰہی کا جھنڈا بلند کرنے والے پیدا ہوگئے اور محبت الٰہی کا نغمہ سنانے والا

مستِ الست اگروہ پیدا ہوگیا اور نوع انسان کے لئے ایک مرتبہ پھر دنیا رہنے کے لائق بن گئی۔

اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ہے اور جیسا کہ میری بدگمانیاں مجھے اسی کے سمجھنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ تو وائے برحالِ ما۔ یہ تیر بھی خالی گیا۔ آخری تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی اور آخری صدا بھی فضا میں منتشر ہو کر رہ گئی۔

اور اگر واقعی ایسا ہی ہے تو مجھے اجازت ملنی چاہیئے۔ کہ میں ایک مرتبہ آپ سے دریافت کروں فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ کیا ترجمان القرآن کے پچھلے پانچ نمبروں کے شایع کرنے کی تمنا کا یوں خون ہونا تھا۔ اور کیا ہماری نہیں دنیا کی آرزوؤں کو یوں پامال ہونا تھا۔ اور کیا مقصدِ عزیز کے حاصل کرنے کے لئے پھر سے جدّوجہد شروع کرنی پڑے گی۔

ناظرین کرام میں آپ سے یہ سننا نہیں چاہتا کہ آپ مسلمان ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کر چکے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں، آپ کے چہرہ پر ڈاڑھی ہے یا آپ کلمۂ توحید کے قائل ہیں۔ آپ کے رسول سب سے بڑے رسول ہیں۔ آپ کا مذہب دنیا کے سارے مذاہب سے بہتر ہے قرآن اعلیٰ درجہ کی بے مثل کتاب ہے اور آپ ہر روز اس کی تلاوت فرماتے ہیں۔

مجھے معاف فرمائیے میں یہ بھی نہیں سننا چاہتا کہ آپ کسی مدرسہ کے مہتمم ہیں یا کسی انجمن کے کارکن اور صدر و سکرٹری ہیں کسی اخبار و رسالہ کے ایڈیٹر ہیں اور قوم قوم، مسلمان مسلمان، ترقی ترقی، اسلام اسلام کی صدا بلند کرتے کرتے آپ کا گلا پڑ پڑ گیا ہے۔

آخر میں مجھے اس بات کے کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ میں آپ کے پانچ روپیہ سالانہ چندہ کی بھی پروا نہیں کرتا، اور نہ ترجمان القرآن کے مقاصد عالیہ

اور اس کے مخصوص رنگ کے مضامین کی تعریف و توصیف کے سننے کا خواستگار ہوں میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے اس سلسلہ میں خواہ کوئی سی چیز بھی پیش کیجائے میرے محزون دل کو مسرت نہیں بخش سکتی۔ کیونکہ میں تو آپ کو آپ سے اور آپ کی ساری دنیا سے باغی بنانا چاہتا ہوں انسانی خواہشات انسانی مرضیات، انسانی قوانین اور انسانی حکومتوں سے بغاوت کرانا چاہتا ہوں، میں تو ہمہ قرآن بنکر قرآنی قوانین کے نفاذ حکومتِ الٰہی کے قیام اور محبت الٰہی کا دور دورہ کرانا چاہتا ہوں اور اگر یہ جذبہ اور یہ خیال پیدا نہیں ہوا تو بتلایئے کہ یہ سب کچھ بیکار ہے یا نہیں بھول بھلیاں ہے یا نہیں جو نوعِ انسانی کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً عرصہ دراز ہوا کہ قرآنی دنیا سے پرے پھینک چکا ہے۔

"عالمگیر تحریک قرآن" ۔ کے سلسلہ میں ترجمان القرآن جاری کیا گیا اور آج اس کا چھٹا نمبر شائع کیا جا رہا ہے پچھلے نمبروں میں خصوصیت کے ساتھ اداریہ میں "انقلابات" کے تحت مضامین لکھے گئے جس کے اندر نہ اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت کا خیال کیا گیا، اور نہ کسی تحقیقی مواد سے بھرے ہوئے مضامین کا۔ مگر یہ ضرور کیا گیا کہ نفس مقصد کا اظہار ہو جائے اور اگر آپ نے اس کا مطالعہ فرمایا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں آپ پوری طرح ہمارے ہمنوا ہوں گے اور پر زور تائید فرمائیں گے۔

مطلب کی وضاحت ہو چکی مطلع صاف ہو چکا۔ ابر چھٹ چکے پھر آفتاب قرآن کے طلوع ہونے میں کیوں دیر ہو۔ کھوٹے سکے کب تک چلتے رہیں گے، غلط قوانین کب تک نفاذ پذیر رہیں گے۔ شیطانی حکومتیں کب تک قائم رہیں گی۔ نوعِ انسانی غیر اللہ کی کب تک عبودیت کا پھندا اپنے گلے میں ڈالے رہے گی اور اشرف المخلوقات اپنے سے ادنیٰ تر مخلوق سے کب تک محبت کرتی رہے گی۔

میری خواہش ہے کہ ایک مرتبہ پھر ان انقلابات پر ایک نظر ڈالیے
اور دیکھیے کہ اس کے اندر کیا کہا گیا اور آپ سے کس چیز کا مطالبہ ہے اور پھر
اس کے بعد مجھے جواب دیجئے کہ میں آپ کی طرف سے کس نتیجہ تک پہنچوں۔ اور کیا
آپ اس قافلہ کے شریک ہو کر شاہد مقصود کے لئے والہانہ سر بکف آگے بڑھنے
کے لئے آمادہ و طیار ہیں یا نہیں۔

میں نے ان مقالات میں کاغذ پر اپنا دل نکال کر رکھ دیا ہے اور
آپ سے اس بات کا آرزومند ہوں کہ اعتنا فرمائیے اور مجھے مطلع فرمائیے کہ
آپ میرا ساتھ دینے کیلئے مستعد ہیں؟ میری انفرادی آواز کو اجتماعی حیثیت
بخش کر ایک مرتبہ پھر قرآنی انقلاب کی صدا بلند کرتے ہیں؟ ؟ اور قرون اولیٰ
کے برکتوں اور مبارک دور کے خواستگار ہیں۔؟؟؟ و باللہ التوفیق۔

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سر عالم تو آں گذشت

الفرقان کا یہ نمبر اور یہ مقالہ ناظرین کرام کی عالمگیر تحریک قرآن
ترجمان القرآن کے مقاصد عالیہ میں ——— علمی شرکت کے لئے ہے۔
اور میں انتظار کروں گا کہ درحقیقت کن کن ہستیوں کو خدائے بزرگ و برتر نے
عزم الامور میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ غلط روی اور باتیں
بہت ہو چکیں اب ایک جماعت کی ضرورت ہے جس کا وظیفہ حیات قرآن
اور اس کے ذریعہ سے روئے زمین پر حکومتِ الٰہی کا قیام ہو

ان الحکم الا للہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک
ھم الظالمون۔

ابو محمد مصلح

مذاکرہ علمیہ

مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال کی طرف سے مولانا ذوقی شاہ صاحب کے خط کا جواب

سول سروس ہوس
حیدر آباد دکن
۲۷ رمضان ۱۳۵۱ھ

جناب من۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میری چند تفہیمات قرآنی پر آپ نے اپنے اعتراضات کی جانب میری توجہ کو جس پر لطف انداز سے متحرک فرمایا ہے اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن خیالات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے اُن سے میں نا آشنا نہیں ہوں یہی اعتراضات پہلے بھی مسلمان بھائیوں کی جانب سے مجھ پر وارد ہو چکے ہیں اگرچہ ان کا لہجہ اس درجہ نرم نہ تھا۔

مجھے آپ سے اتفاق ہے کہ ہدایت نبوی کے بغیر

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

کی حالت پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر اس حالت کا پیدا ہونا ان دوسری اقوام کے لئے بھی ممکن ہونا چاہئے جن تک اس نوع کی ہدایت پہنچ چکی ہے (مثلاً یہود و نصاریٰ، گو ان کی آسمانی تحریف شدہ ہوں تاہم صداقت کی جھلک ان میں سے پائی جا سکتی ہے۔ جو رہنمائی کے لئے کافی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ ان میں سے بہت لوگ اس حالت مطلوبہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں انبیاءؑ اور بالخصوص ہمارے نبی آخر الزمان کے خیالات دنیا کے غور و خوض کرنے والوں میں اس وسعت کے ساتھ پھیل گئے ہیں اور ان خیالات نے